بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۵

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

یوم چہارشنبہ

جلد ۳۰ | ۳۰ - ماہ تبوک ۱۳۲۱ ہش | ۱۸ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ | ۳۰ - ماہ ستمبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۲۸

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ - ماہ تبوک ۱۳۲۱ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے - کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو پیٹ اور سر میں درد کی شکایت ہے - احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں ::

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲۶ ماہ تبوک بعد نماز عصر عبد الجلیل خان صاحب عشرت لاہور کا نکاح محترمہ عفت النساء صاحبہ بنت حکیم فضل حق خان صاحب بٹالوی کے ساتھ پانسو روپیہ مہر پر پڑھا - اللہ تعالےٰ مبارک کرے ::

افسوس میاں زین العابدین صاحب برادر خورد حضرت حافظ حامد علی صاحب مرحوم ساکن تھہ غلام نبی ضلع گورداسپور آج صبح اپنے گاؤں میں فوت ہو گئے - جنازہ یہاں لایا گیا حضرت امیر المومنین ایدہ

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۱۸ - رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ

یوم القرآن منانے کی تحریک

حیدر آباد دکن کی ایک مجلس اتحاد المسلمین کے صدر صاحب کی طرف سے مسلمان اخبارات میں ایک طویل اپیل شائع ہوئی ہے جس میں تحریک کی گئی ہے - کہ " مملکت حیدر آباد اور ہندوستان کے تمام مسلم ادارے اور انجمنیں اپنی اپنی سہولت سے کسی دن نہایت عظیم الشان پیمانہ پر یوم القرآن منا کر عوام کی غلط فہمی کو دُور کریں - اور قرآن کریم کو بامعنی پڑھ کر سمجھنے اور عمل کرنے کی ترغیب دیں . . . . . . یہ امر نہایت ضروری ہے - کہ اس نظام امن وسلامتی کو اس کے اصلی رنگ میں پیش کیا جائے اور گم کردہ راہ انسانوں کو بتلایا جائے کہ ان کے لئے صرف یہی ایک امن و سلامتی کا ذریعہ ہے - اس سے روگردانی کر کے وُہ موجودہ مصائب و آلام سے نجات حاصل نہیں کر سکتے "!

اس تحریک کی ضرورت کیوں پیش آئی اس کی وضاحت کرتے ہُوئے لکھا ہے

" آج مسلمانوں پر زوال و انحطاط کی جو گھٹا چھائی ہے - اس کی وجہ یہی ہے کہ انہوں نے قرآن کریم کو پڑھ کر سمجھنا - اور اس سے ہدایت حاصل کرنا چھوڑ دیا اکثر مسلمان اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں - کہ قرآن کریم سے صرف علماء ہی استفادہ کر سکتے ہیں - اور وُہی اس کو سمجھ سکتے ہیں - انہیں تلقین بھی یہی کی گئی ہے - کہ یہ کتاب بڑے اسرار و رموز کی حامل ہے - اس کو سمجھنے کے لئے غیر معمولی علمیت قرآنی سیاق و سباق اور شان نزول کو سمجھنے کی ضرورت ہے اس تلقین کا نتیجہ یہ ہوا - کہ عام مسلمانوں نے اپنی کاہلی اور سستی سے قرآن کریم کو ناقابلِ فہم سمجھ کر اس سے خاطر خواہ استفادہ کرنا ترک کر دیا - اب ہندوستان میں تلاوتِ قرآن کا واحد مقصد حصول برکت و ثواب ہو کر رہ گیا - اور معنی و مطلب کو سمجھے بغیر عبادات میں شادی غمی کے موقعوں پر تلاوت قرآن کو کافی سمجھ لیا گیا - اس طرزِ عمل سے مسلمانوں کو شدید نقصان پہونچا "!

یہ سب صحیح اور درست ہے - اور رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس انذاری پیشگوئی کے عین مطابق ہے جس میں آپ نے فرمایا تھا - ایک زمانہ میری امت پر ایسا آئے گا جب لایبقیٰ من القرآن الا اسمہٗ ولا یبقیٰ من الاسلام الا رسمہٗ یعنی قرآن کا صرف نام ہی رہ جائے گا مسلمان کہلانے والے اس کے مطالب اور معانی سے بالکل بے بہرہ ہو جائیں گے - اور اسلام صرف رسم کے طور پر سمجھا جائے گا - اس کی تعلیم پر عمل نہیں کیا جائے گا - آج یہ سب کچھ پُورا ہو چکا - اور یوم القرآن منانے کی تحریک خود اس بات کا ایک ثبوت ہے - لیکن جہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا انذاری پیشگوئی فرمائی - وہاں اپنی امت کو یہ خوشخبری بھی سنائی کہ لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہٗ رجل من ابناء فارس - یعنی جب ایمان مسلمان کہلانے والوں کے دلوں سے نکل جائے گا وُہ محض نام کے مومن کہلائیں گے - تو خواہ ایمان ثریا سے معلق ہو جائے - ابنائے فارس میں سے ایک انسان اسے دنیا میں واپس لے آئے گا - یعنی جو لوگ اس کی پیروی کریں گے - وُہ ایماندار بن جائیں گے - قرآن کریم کے حقائق و معارف سمجھ کر تقوےٰ و طہارت کی راہوں پر قدم ماریں گے - اور خدا تعالےٰ کا زیادہ سے زیادہ قرب حاصل کرنے کے لئے اس کے کلام قرآن مجید سے ہدایت اور نور حاصل کریں گے -

اب دیکھنا چاہیئے - کہ جب مسلمانوں پر وُہ وقت آچکا - جب ان میں قرآن کریم محض نام کے طور پر باقی رہ گیا - اس کے حقائق و معارف تو الگ رہے - اس کے الفاظ کا مطلب جاننے والے بھی شاذ ہی ہیں - اور جو اپنے آپ کو علماء سمجھتے ہیں - وُہ دوسروں کے سامنے قرآن کریم کو عقدۂ لاینحل کے طور پر پیش کر رہے ہیں - تو کیا وجہ ہے - کہ اس تباہ کن حالت کو بدلنے کے لئے خدا تعالےٰ نے رجل من ابناء فارس کو نہیں بھیجا - اس سے بڑھ کر نازک وقت مسلمانوں پر اور کونسا آئے گا - جب ان کی ہدایت کے لئے خدا تعالےٰ کوئی انتظام کرے گا -

یوم القرآن منانے کی تحریک کرتے ہوئے اس روشن حقیقت کا ادھورے طریق سے اعتراف کیا گیا ہے - چنانچہ لکھا ہے -

" قریباً چودہ سو سال پیشتر دُنیا کی یہی حالت ہو چکی تھی - انسان کے پاس کوئی ضابطۂ حیات باقی نہ رہا تھا - نہ نظام اخلاق آخر غیرتِ حق جوش میں آئی - نوع انسانی کو تباہی سے بچانے کے لئے رب العزت نے اپنی رحمت کاملہ سے گم کردہ راہ انسانیت کو ایک دستور حیات نظام امن و سلامتی عطا فرمایا - جس کو حاصل کر کے انسان اپنے آپ کو تباہیوں سے محفوظ رکھنے میں کامیاب ہو گیا "!

ہمیں اس کے لفظ لفظ سے اتفاق ہے لیکن افسوس کہ یہ صرف ایک پہلو پیش کیا گیا ہے - اور دوسرے کو دیدہ و دانستہ نظر انداز کر دیا گیا ہے - قریباً چودہ سو سال پیشتر دُنیا کی جب یہی حالت تھی - جو آج ہے - تو خدا تعالےٰ نے دستور حیات نظام امن و سلامتی یعنی قرآن کریم نازل فرمایا - مگر کس طرح اپنے ایک نہایت ہی پیارے اور محبوب بندے کے ذریعہ - کیوں ؟ اس لئے کہ وُہ محبوب بندہ اپنے قول - اور عمل سے قرآن کریم کی تعلیم دوسروں کے ذہن نشین کرے اور بتائے - کہ قرآن کریم پر عمل کرنے سے خدا تعالےٰ کی طرف سے کس قدر برکات اور انوار نازل ہوتے ہیں - یہی وجہ ہے - کہ خدا تعالےٰ نے آپ کو دُنیا کے لئے اسوۂ حسنہ قرار دیا - اور آپ کی پیروی کرنے کا ارشاد فرمایا ::

اس سے ظاہر ہے۔ کہ جب دنیا کی حالت اسی قسم کی ہو جائے۔ جو آج ہے تو دنیا ایک ایسے مزکی انسان کے اسوہ کی محتاج ہو جاتی ہے۔ جسے خدا تعالے لوگوں کی ہدایت اور راہ نمائی کے لئے مبعوث کرے۔ قرآن کریم کے متعلق تو خدا تعالے نے الیوم اکملت لکم دینکم کہہ کر واضح کر دیا۔ کہ اس کے بعد ہدایت و عمل کے لئے انسان کو کسی اور کتاب کی ضرورت نہیں۔ اسی کو اپنا دستور العمل بنایا جائے۔ لیکن جب اس مکمل دستور العمل کی موجودگی میں مسلمان اس سے فائدہ اٹھانے کے قابل نہ رہے۔ اور ان کی وہی حالت ہو گئی۔ جو اس دستور العمل کے نازل ہونے کے وقت لوگوں کی تھی تو ضروری ہوا کہ خدا تعالے کیطرف سے اس دستور العمل کو سمجھانے اور اس پر عمل کرانے کے لئے کوئی انسان مبعوث ہو۔ وہی انسان جس کی بعثت کی خبر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح مہدی اور رجل من ابناء فارس کے ناموں سے دی۔ چنانچہ وہ مبعوث ہو چکا ہے۔ اور اس کی قائم کردہ جماعت احمدیہ دنیا میں قرآن کریم کے حقائق و معارف پیش کر رہی ہے۔ اب جس شخص کے دل میں یہ خواہش ہے کہ وہ قرآن کریم کی اشاعت کی سعادت حاصل کرے۔ اسے پڑھے سمجھے اور اس پر عمل کرنے کی لوگوں کو تلقین کرے اسے چاہیئے۔ کہ خدا تعالے کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرے جنہیں خدا تعالے نے قرآن کریم کی تعلیم لوگوں کو سمجھانے اور اس پر عمل کرانے کے لئے مبعوث کیا ہے۔ اور پھر دوسروں کو بھی آپ کے قبول کرنے کی دعوت دے تا کہ وہ بھی قرآن کریم کے نور سے منور ہو سکیں۔

یوم پیشوایان مذاہب کے متعلق ضروری اعلان

امسال ۱۸ اکتوبر ۱۹۴۲ء بروز اتوار یوم پیشوایان مذاہب مقرر کیا گیا ہے تمام احمدی جماعتوں سے توقع ہے۔ کہ ملک کی فضا کو درست کرنے اور ہندوستان کی مختلف قوموں میں سلسلہ اتحاد استوار کرنے کے لئے پورے انتظام کے ساتھ اور تیاری کے ساتھ اس دن کے جلسوں کو کامیاب بنائیں گے ان جلسوں کی جو ضرورت اس زمانہ میں ہے۔ اس سے زیادہ پہلے نہ تھی۔ اس لئے ان کے انتظامات بھی زیادہ اہتمام سے کئے جائیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

قائدین خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کا چوتھا سالانہ اجتماع ماہ اخاء (اکتوبر) میں دسہرے کی تعطیلات میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس کے لئے:۔

(۱) اپنی مجالس کو ورزشی مقابلوں کے لئے پوری تندہی سے تیار کریں۔ اور مقابلوں میں حصہ لینے والے خدام کے نام جلد از جلد بھجوا دیں۔

(۲) شوریٰ کے پروگرام کے لئے اپنی مجلس کی طرف سے اگر کوئی قابل غور ایجنڈا بھجوانا چاہتے ہوں تو جلد از جلد بھجوا دیں۔

(۳) زیادہ سے زیادہ خدام کو اس اجتماع میں شمولیت کے لئے تیار کریں

(۴) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کا یہ ارشاد ہر خادم احمدیت تک پہونچا دیں۔ کہ "خادم وہی ہوتا ہے جو آقا کے قریب رہے۔ جو خادم اپنے آقا کے قریب نہیں رہتا۔ وقت کے لحاظ سے یا کام کے لحاظ سے وہ خادم نہیں کہلا سکتا۔" خاکسار خلیل احمد جنرل سیکرٹری خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اپنے رویا و کشوف اور الہامات پر ناز مت کرو

۲۸ اپریل ۱۹۰۵ء کو ایک نوجوان نے اپنے بعض رویا اور الہامات سنانے شروع کئے۔ جب وہ سنا چکا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

"میں تمہیں نصیحت کے طور پر کہتا ہوں۔ اسے خوب یاد رکھو۔ کہ ان خوابوں اور الہامات پر ہی نہ رہو۔ بلکہ اعمال صالحہ میں لگے رہو۔ بہت سے الہامات اور خواب [illegible] کی طرح ہوتے ہیں۔ جو کچھ دنوں کے بعد گر جاتے ہیں۔ اور پھر کچھ باقی نہیں رہتا ہے۔ اصل مقصد اور غرض اللہ تعالے کے ساتھ سچا اور بے ریا تعلق اخلاص اور وفاداری ہے۔ جو نرے خوابوں سے پوری نہیں ہو سکتی۔ اللہ سے کبھی بے خوف نہیں ہونا چاہیئے۔ جہاں تک ہو سکے صدق و اخلاص ترک ریا و ترک منہیات میں ترقی کرنی چاہیئے۔ اور مطالعہ کرتے رہو۔ کہ ان باتوں پر کس حد تک قائم ہو۔ اگر یہ باتیں نہیں ہیں۔ تو پھر خوابات اور الہامات بھی کچھ فائدہ نہیں دیں گے۔ بلکہ صوفیوں نے لکھا ہے کہ اوائل سلوک میں جو رویا یا وحی ہو اس پر توجہ نہیں کرنی چاہیئے۔ وہ اکثر اوقات اس راہ میں روک ہو جاتی ہے۔ انسان کی اپنی خوبی تو اس میں کوئی نہیں کیونکہ یہ تو اللہ تعالے کا فعل ہے۔ جو وہ کسی کو کوئی اچھی خواب دکھلائے۔ یا کوئی الہام کرے اس نے کیا کیا؟ دیکھو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بہت وحی ہوا کرتی تھی۔ لیکن اس کا کہیں ذکر بھی نہیں کیا گیا۔ کہ اس کو یہ الہام ہوا یا یہ وحی ہوئی بلکہ ذکر اگر کیا ہے۔ تو اس بات کا کیا کہ ابراھیم الذی وفّی وہ ابراہیم جس نے وفاداری کا کامل نمونہ دکھایا یا یہ کہ یا ابراھیم قد صدقت الرویا انا کذالک نجزی المحسنین یہ بات ہے جو انسان کو حاصل کرنی چاہیئے۔ اگر یہ پیدا نہ ہو۔ تو پھر رویا والہام سے کیا فائدہ۔ مومن کی نظر ہمیشہ اعمال صالحہ پر ہوتی ہے۔ اگر اعمال صالحہ پر نظر نہ ہو تو اندیشہ ہے۔ کہ وہ مکر اللہ کے نیچے آ جائے گا۔ ہم کو تو چاہیئے کہ اللہ تعالے کو راضی کریں۔ اور اس کے لئے ضرورت ہے اخلاص کی صدق و وفا کی۔ نہ یہ کہ قیل و قال تک ہی ہماری ہمت و کوشش محدود ہو۔" (الحکم ۳۰ اپریل و یکم مئی ۱۹۰۵ء)

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید کو فوراً لکھیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے فرما چکے ہیں کہ "جن دوستوں نے اپنی طاقت سے کم قربانی کی ہے۔ ان کے پاس ایک دفعہ پھر جائیں۔ اور ان کے سامنے ان کی آمد اور ان کی قربانی کا نقشہ پیش کرکے کوشش کریں۔ کہ وہ پھر اپنے وعدوں پر غور کریں۔ اور اپنے چندوں میں اضافہ کریں۔" تحریک جدید کی طرف سے یہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ جن دوستوں کو اپنا آٹھ سالہ حساب یاد نہ ہو۔ وہ "فنانشل سیکرٹری تحریک جدید" سے بذریعہ خط منگوالیں۔ آٹھ سالہ حساب انشاء اللہ فوری ارسال کر دیا جائیگا۔ ہر احمدی جو "تحریک جدید" کے جہاد میں شامل ہے۔ اسے کوشش کرکے اپنے آپ کو "حقیقی قربانی" کرنے والوں میں آنا چاہیئے۔ کیونکہ درحقیقت وہی لوگ قربانی کرنے والے ہیں۔ جو قربانی کے بوجھ کو محسوس کریں۔ یہ سوال کیا جاسکتا ہے کہ کم سے کم کتنی قربانی کرنی چاہیئے جو قربانی کہلا سکے اس کے متعلق حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں "ہماری جماعت میں خدا تعالے کے فضل سے ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنی ایک ماہ کی آمد سے زیادہ چندہ دیتے ہیں۔ بلکہ ایسے بھی ہیں جو قریباً دو ماہ کی آمد کے برابر اس میں چندہ دیتے ہیں۔ پس احباب کو سال ہشتم میں کم سے کم اپنی ایک ماہ کی آمد کے برابر چندہ دینا چاہیئے۔ اور پھر سال نہم اور سال دہم میں اسے بڑھاتے جانا چاہیئے۔"

ہم ایک دوست نے لکھا۔ کہ میرا آٹھ سالہ حساب ارسال کریں۔ میں یکم اکتوبر کو اپنا سال ہشتم کا چندہ مع سابقہ سالوں کے اضافہ کے ارسال کروں گا۔ تا ۲۹ رمضان المبارک سے قبل میرا چندہ اضافہ کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالے کے پیش ہو جائے۔ پس جہاں احباب نے سال ہشتم میں اتنا اضافہ کرنا ہے۔ کہ ان کا چندہ ایک ماہ کی آمد سے بڑھ جائے۔ وہاں وہ رمضان المبارک تک ادا کرنے کی بھی جدوجہد کریں۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

Digitized By Khilafat Library Rabwah

درس الحدیث

از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

نیّت اور اعمال

حدیث۔ حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرئٍ ما نوی فمن کانت ھجرتہ الیٰ دنیا یصیبھا او الیٰ امراۃ ینکحھا فھجرتہ الیٰ ما ھاجر الیہ۔

ترجمہ:۔ اعمال تو نیتوں پر ہی ہیں اور یہ کہ ہر انسان کے لئے وُہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی۔ پس جس نے دُنیا پانے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی خاطر ہجرت کی۔ اس کی ہجرت اسی امر کے لئے ہوگی جس کی خاطر اس نے ہجرت کی ہو۔

تشریح:۔ یہ حدیث بہت مشہور ہے۔ اور حدیثوں کی تمام کتب میں اس کا ذکر پایا جاتا ہے۔ اور یہ حدیث دین کا اصل الاصول ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ عمل اور نیت کی چار مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں :- (۱) عمل بھی بد اور نیت بھی بد ہو۔ (۲) عمل بد مگر نیت اچھی ہو۔ (۳) نیت بد ہو۔ مگر عمل اچھا ہو۔ (۴) عمل بھی اچھا ہو۔ اور نیت بھی اچھی۔

پہلی صورت کی مثال یہ ہے۔ کہ کوئی شخص کسی کو قتل کرکے اس کا مال لینے کا ارادہ کرے۔ اس کا قتل کرنا فعل بد اور مال لینے کی نیت۔ نیت بد ہوگی۔ دوسری صورت کی مثال یوں ہوگی۔ کہ ایک تھانیدار کی نیت یہ ہو کہ چندہ وغیرہ سے دین کی خدمت کرے۔ لیکن اس کے اخراجات ایسے ہوں۔ کہ وُہ اپنی تنخواہ سے چندہ دے سکتا ہو۔ وُہ رشوت لے کر اپنے مصرف میں نہ لائے بلکہ ایسا روپیہ تمام کا تمام چندہ میں دے دے۔ اس کی نیت تو اچھی ہوگی۔ کہ میں دین کی خدمت کروں۔ لیکن عمل اس کا بد ہوگا۔ کیونکہ ناجائز طریق سے حاصل شدہ روپیہ سے خدا خوش نہیں ہوتا تیسری صورت کی مثال یُوں ہوگی۔ کہ ایک شخص ریا کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے۔ اس کا نماز ادا کرنا تو اچھا عمل ہے لیکن ریا کے ساتھ نماز ادا کرنا یہ نیت بد ہے

چوتھی صورت صرف ایسی ہے۔ جس کے ماتحت جو بھی افعال واعمال سرزد ہوں۔ وہ قابل قبول ہوں گے۔ یعنی کام بھی نیک ہو۔ اور نیت بھی نیک۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث میں ایک محکم اصول بیان فرمایا ہے۔ کہ جو شخص نیتِ ہجرت اس لئے کرتا ہے۔ کہ وہاں جاکر میں دُنیا کماؤں۔ یا وہاں جاکر مجھے رشتہ مل جائے گا۔ اس کی ہجرت خدا کی نگاہ میں ثواب والی ہجرت محسُوب نہ ہوگی۔ لیکن اگر وُہ ہجرت اس لئے کرے۔ کہ میں قادیان جاکر مرکز میں رہونگا وہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ہیں۔ ان کے دیدار سے مشرف ہُوا کرونگا ان کے ایمان افروز خطبات سُنا کرونگا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر جاکر دعا کیا کرونگا۔ مسجد مبارک۔ مسجد اقصیٰ کی نمازیں زیادہ ثواب کا موجب ہیں۔ ان مساجد میں نمازیں ادا کیا کرونگا۔ تہجد میں خاص دعائیں کرنے کا موقعہ ملے گا۔ کسی دفتر میں چند گھنٹے کام کر دیا کرونگا وغیرہ۔ تو اس شخص کی ہجرت واقعی صحیح ہجرت اور ثواب والی ہجرت خدا کے ہاں محسُوب ہوگی۔

یہاں یہ بھی یاد رہے۔ کہ قادیان میں اس غرض سے آنا۔ کہ مجھے وہاں رشتہ مل جائے گا۔ یا میں دُنیا کماؤں گا۔ یہ منع نہیں لیکن ایسے شخص کی ہجرت نہ ہوگی۔ کیونکہ اعمال نیات کے ماتحت ہیں۔ قرآن مجید حفظ کرنا کس قدر ثواب کا موجب ہے۔ قیامت کے دن خدا ان حفاظ پر نظر شفقت کرے گا۔ جنہوں نے قرآن مجید حفظ کرکے اس سے دُنیا کو فائدہ پہونچایا ہوگا۔ لیکن لوگ حفظ قرآن مجید کے متعلق بھی صحیح نیت نہیں کرتے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ سنایا کرتے تھے۔ کہ گزشتہ زمانہ میں جبکہ تجارتی قافلے ہندوستان سے بخارا وغیرہ جایا کرتے تھے۔ تو وہاں کی حکومت ان لوگوں سے محصُول نہ لیتی تھی۔ جنہوں نے قرآن مجید حفظ کیا ہوتا تھا۔ اس فائدہ کو مدنظر رکھ کر پشاور میں ایک قوم ایسی تھی۔ جو اپنے بچوں کو قرآن مجید کا حافظ بناتی تھی۔ تاکہ جب تجارتی قافلہ کے ساتھ بخارا جائیں۔ تو محصُول سے بچ جائیں۔

اسی طرح نماز ہے۔ کیسا افضل عمل ہے۔ اور عبادات کی سرتاج ہے۔ لیکن جو شخص اسے ریا سے ادا کرے قرآن مجید ایسے لوگوں کے لئے کہتا ہے۔ فویلٌ للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون الذین ھم یراءون۔ یعنی ہلاکت ہے ان نمازیوں کے لئے جو کہ ریا کے ساتھ دکھاوے کی نماز ادا کرتے ہیں۔ غرض شریعت محمدیہ میں نہ صرف نیک کام مقبول ہے۔ اور نہ صرف نیک نیت۔ بلکہ کام بھی نیک ہو۔ اور نیت بھی نیک۔ تب اجر حاصل ہوتا ہے۔ اسی لئے اس حدیث کو محکم اصل قرار دیا گیا ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جس طرح انسان ایک جسم اور رُوح کا مرکب ہے۔ اگر رُوح نہ رہے۔ تو جسم بیکار ہے۔ اگر بدن نہ رہے۔ تو رُوح بیکار ہے۔ ہم اپنے ہاتھوں سے کسی چیز کو پکڑتے ہیں۔ یا پاؤں کے ساتھ چلتے ہیں۔ یا دانتوں کے ساتھ کھاتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ افعال ہم سے سرزد ہوتے ہیں۔ ان کو صرف ہمارا جسم ہی سرانجام نہیں دیتا۔ بلکہ اس کو حرکت میں لانے والی رُوح ہے۔ اسی طرح ہمارے اعمال صالحہ ہیں۔ جن کو عمل میں لانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہماری نیت صالحہ ہو۔

پس مندرجہ بالا چار صورتوں میں سے صرف ایک صورت جائز ہے۔ یعنی نیت بھی نیک ہو۔ اور اس کے ماتحت جو افعال واعمال سرزد ہوں۔ وُہ بھی نیک ہوں۔ بقیہ تین صورتوں کے ماتحت سرزد ہونے والے افعال واعمال خدا کی نگاہ میں مقبول نہ ہوں گے۔ بلکہ مردُود ہوں گے۔ جس طرح ایک ایسے نمازی کے لئے جو ریا کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے۔ قرآن ہلاکت قرار دیتا ہے۔ پس کوئی عمل بھی ایسا نہ ہوگا۔ جو ان تین صُورتوں کے ماتحت ادا کیا جائے۔ اور ہلاکت کا مُوجب نہ ہو۔

مومن سے آسان حساب لیا جائیگا

حدیث:۔ عن عائشۃ زوج النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال من حوسب عُذِّبَ قالت عائشۃ فقلت اولیس یقول اللہ تعالےٰ فسوف یحاسَبُ حسابًا یسیرا قالت انما ذالک العرض ولکن من نوقش الحساب یھلک۔

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضؓ سے جو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیوی تھیں روایت ہے فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جس کا حساب کیا گیا اسے سزا دیگئی۔ حضرت عائشہ رضؓ نے کہا۔ کیا اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں نہیں فرمایا فسوف یحاسب حسابًا یسیرًا۔ یعنی عنقریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا حضرت عائشہ کہتی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ یہ تو صرف پیش کرنا ہے حساب میں جسکی نکتہ چینی اور چھان بین ہوئی۔ وہ ہلاک ہوگا

تشریح:۔ حضرت عائشہ رضؓ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان "من حوسب عُذّب" میں اس آیت قرآنی سے تضاد معلوم ہوا۔ اور حضرت عائشہ رضؓ نے اس بات کو سمجھنے کے لئے آپ سے پوچھا۔ آپ نے فرمایا۔ یہ حساب تو صرف پیش کرنا ہے۔ نکتہ چینی اور چھان بین نہیں کی جائے گی من نوقش الحساب یھلک۔ مگر جس کا حساب چھان بین اور نکتہ چینی کے ساتھ ہُوا اس سے صحیح جواب بن نہ آئے گا۔ اور وہ عذاب کا مستحق ہوگا۔ یہ بالکل درست ہے۔ ہم ایک دن کا حساب بھی خدا تعالےٰ کو نہیں دے سکتے یہ اسکی صفت رحیمیت وغفوریت ہے۔ کہ وُہ مومن سے ایسا حساب لے گا۔ جو آسان ہوگا۔ اس کے سامنے خدا حساب رکھ کر کہے گا۔ یہ دیکھو تمہارے اعمال وافعال۔ خال خال نیکی کا خانہ ہے۔ ان الحسنات یذھبن السیات کے مطابق میں تم سے آسان سا حساب لے رہا ہوں۔ اللہ تعالےٰ کرید کرید کر نکتہ چینی اور چھان بین کے ساتھ ان سے حساب لے گا۔ جو نبیوں کے مدمقابل ہوں گے۔ مرکشی۔ مشوخ وغیرہ۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

عرب وعجم کو اسلام کا درسِ مواخات

حجۃ الوداع میں ذی الحجہ کی گیارھویں تاریخ منیٰ میں کھڑے ہوکر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وعظ فرمایا۔ وہ وعظ جس کے بعد آپ نے اتنے بڑے مجمع میں کوئی وعظ نہ فرمایا۔ صحابہ کا جم غفیر جمع تھا سب اللہ تعالےٰ کی تسبیح وتقدیس کر رہے تھے۔ کہ خدا تعالےٰ کا وہ نبی جس سے بڑا نہ کوئی پہلے گزرا اور نہ آئندہ ہوگا۔ ان کے سامنے کھڑا ہوا۔ اور اس نے نہایت ہی پُرجلال الفاظ میں فرمایا۔ یا ایھا الناس ان ربکم واحدٌ الا لا فضل لعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عربی ولا لاسود علی احمر ولا لاحمر علی اسود الا بالتقویٰ۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ اے لوگو اس بات کو اچھی طرح سن لو۔ کہ تم سب ایک خدا کے پرستار ہو۔ تم میں سے کسی عرب کے رہنے والے کو غیر عرب پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ اور نہ عجمی کو کسی عربی پر کوئی فضیلت حاصل ہے۔ اسی طرح کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں۔ اور گورے کو کالے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں۔ ہاں ایک چیز ہے جو فضیلت کا معیار ہے۔ اور وہ تقویٰ ہے۔ تم میں سے جس شخص میں جتنا زیادہ تقویٰ پایا جائے گا۔ اتنا ہی زیادہ معزز سمجھا جائیگا۔ پھر آپ نے قرآن کریم کی اس آیت کی تلاوت فرمائی ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم کہ تم میں سے خدا کے نزدیک زیادہ معزز وہی ہے۔ جو زیادہ متقی اور زیادہ خشیت اپنے دل میں رکھنے والا ہے۔

یہ وہ آواز تھی جس نے کبر اور رعونت کے خیالات کو مسلمانوں کے دلوں سے بالکل مٹا دیا۔ اور انہیں آپس میں بھائی بھائی بنا دیا۔ وہ جو صدیوں سے باہم لڑتے چلے آ رہے تھے۔ آپس میں اس طرح محبت اور پیار سے رہنے لگے۔ کہ سگے بھائیوں میں بھی اس کی مثال بہت کم دکھائی دیتی ہے۔ دلوں کا بغض مٹ گیا۔ کینے جاتے رہے۔ حسد دور ہو گیا۔ اور ہر ایک نے یہ اسلامی سبق ذہن نشین کر لیا۔ کہ اسلام حسب ونسب کو فضیلت کا معیار قرار نہیں دیتا۔ اسلام حسن وجمال کو فضیلت کا معیار قرار نہیں دیتا بلکہ اسلام فضیلت کا معیار نیکی اور تقوےٰ کو قرار دیتا ہے۔ اسلام یہ نہیں کہتا۔ کہ حسب ونسب اچھی چیز نہیں۔ یا اہل دولت اگر ملے تو اس کے لینے سے انکار کر دینا چاہیئے۔ یا حسن وجمال کو نفرت کی نگاہ سے دیکھنا چاہیئے بلکہ اسلام یہ کہتا ہے کہ تمہارا منتہیٰ اور تمہارا مقصود یہ اشیاء نہیں ہونی چاہئیں۔ اگر خدا تمہیں تقوےٰ کی دولت کے ساتھ ظاہری مال ودولت بھی دیتا ہے۔ تو اپنے آقا کے تحفہ کو رد مت کرو۔ بلکہ اسے قدر اور شکر اور محبت کے ہاتھوں سے لو۔ تاکہ وہ تم پر خوش ہو۔ اور تمہیں اپنی اور نعماء سے بھی نوازے۔ اگر وہ تمہیں ایمان وعرفان کے ساتھ اعلیٰ حسب ونسب بھی عطا فرماتا ہے۔ تو یہ شہنشاہوں کے شہنشاہ کا عطیہ ہے۔ اور تم پر اس کا شکر ادا کرنے کی زیادہ ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر وہ تمہیں تقوے دیتا ہے۔ اور ساتھ ہی اپنے جمال میں سے کچھ جمال اور اپنے حسن میں سے کچھ حسن دیتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ کا شکر بجا لاؤ۔ کہ اس نے اپنے انعامات متواترہ سے تمہیں نوازا مگر ایسا نہ ہو۔ کہ تم دولت کے گھمنڈ میں یا اعلےٰ حسب ونسب پر فخر کرکے یا حسن وجمال کے نشہ میں بے خود ہوکر دوسروں کو حقیر سمجھنے لگو۔ اور اس طرح خدا تعالےٰ کی نعمتوں کی ناقدری کرو۔ خدا نے یہ نعمتیں تمہیں اس لئے نہیں دیں۔ کہ انہیں دوسروں پر ہنسی اڑانے کا ذریعہ بناؤ۔ بلکہ اس لئے دی ہیں۔ کہ تم اور بھی خدا کے آگے جھکو۔ لیکن اگر تم نہیں جھکتے۔ اور اس کے مقابلہ میں کوئی اور شخص جس کا جسم بدنما جس کا رنگ کالا اور جس کا حسب ونسب ادنےٰ اور جس کا گزارہ نہایت معمولی ہے۔ وہ زیادہ متقی ہے۔ وہ زیادہ خدا کی خشیت اپنے دل میں رکھتا ہے۔ تو خدا کو اس کا کالا کلوٹا جسم دوسروں کے سرخ وسفید اور گورے جسموں سے بدرجہا محبوب ہوگا۔ اسی حکمت کے پیش نظر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ روزہ دار کے مونہہ کی بو اللہ تعالےٰ کو کستوری سے بھی زیادہ اچھی لگتی ہے۔ کسی کے مونہہ کی بو بذات خود ایسی چیز نہیں جو پسندیدہ ہو۔ مگر روزہ دار چونکہ خدا کے لئے کھانے پینے کو ترک کرتا اور اس کی رضا کے لئے اپنی رضا کو چھوڑ دیتا ہے۔ اس لئے خدا کو وہ اتنا پیارا اور اتنا محبوب نظر آنے لگ جاتا ہے۔ کہ اس کے مونہہ کی بو بھی اللہ تعالےٰ کو خوشگوار معلوم ہوتی ہے۔ اور فرماتا ہے یہ میرے اس بندے کے مونہہ کی بو ہے۔ جس نے اپنا مونہہ میری رضا کے لئے بند کیا ہوا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں تکبر پیدا ہونے کی بڑی وجہ یہ ہوتی ہے کہ انسان ان نعماء پر جو خدا تعالےٰ کی طرف سے اسے حاصل ہوتی ہیں۔ اترانا اور دوسروں کو حقیر سمجھنے لگ جاتا ہے۔ یہ خیال نہیں کرتا کہ اگر خدا یہ نعمتیں مجھ سے چھین لے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ بڑے بڑے مالدار ہوتے ہیں۔ لیکن چور اور ڈاکو ایک رات میں ہی ان کا صفایا کر جاتے ہیں۔ اور وہ دوسرے دن دربدر بھیک مانگتے پھرتے ہیں۔ موجودہ جنگ میں ہی دیکھ لیا جائے۔ کتنے بادشاہ تھے جو آناً فاناً خاک مذلت میں مل گئے۔ اور یا تو ان کے سروں پر تاج شاہی رکھے جاتے تھے۔ یا انہیں اپنا سر چھپانے کے لئے بھی اپنے ملک میں کوئی جگہ نہ ملی۔ اور ملی تو غیر ممالک میں۔ اسی طرح بڑے بڑے حسین ہوتے ہیں۔ مگر بیماریاں آتی ہیں۔ اور پتہ بھی نہیں لگتا۔ کہ حسن کہاں گیا ہے۔ اسی طرح اعلےٰ حسب ونسب بڑی اچھی چیز ہے۔ لیکن اعلےٰ خاندان میں سے ہوکر اگر انسان بُرے افعال کرے۔ اور خاندان کی رسوائی کا باعث بن جائے تو ایسے حسب ونسب والے کو کون عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ پس یہ سب چیزیں ناپائدار ہیں۔ اصل چیز جسے دوام اور ثبات حاصل ہے وہ نیکی ہے۔ مگر وہ بھی اسی صورت میں جب انسان اپنی نیکی پر فخر نہ کرے۔ ورنہ اگر انسان اپنے تقوےٰ پر فخر کرے۔ نیکی کرے اور تکبر میں مبتلا ہو جائے۔ تو جس طرح تکبر اور نعمتوں کو زائل کر دیتا ہے۔ اسی طرح نیکی اور تقوے کو بھی کھا جاتا ہے۔ اور ایسا انسان خسر الدنیا والآخرہ کا مصداق بن جاتا ہے۔ کہ نہ اسے دنیا حاصل ہوتی ہے نہ دین۔ نہ خدا ملتا ہے نہ صنم کا وصال۔ اس لئے بہت ہی ضروری ہے۔ کہ انسان تکبر کے قریب بھی نہ جائے۔ اور دوسروں کی عیب چینی کرنے کی بجائے اپنے عیوب دیکھنے کی کوشش کیا کرے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں طوبیٰ لمن شغلہ عیبہ عن عیوب الناس کہ مبارک وہ جسے اپنے عیوب کی تلاش نے دوسروں کی عیب چینی سے روکے رکھا۔ اور حق تو یہ ہے کہ انسان اگر اپنے عیوب دیکھے۔ اور ان کی اصلاح کی کوشش کرے تو اسی جد وجہد میں وہ مصروف رہ سکتا ہے۔ اور اسے فرصت ہی نہیں مل سکتی۔ کہ وہ دوسروں کی عیب چینی کرے۔ اور اگر ہم دوسروں کے عیوب کو دیکھتے ہیں۔ تو ہمارا مقصد اصلاح ہونا چاہیئے۔ نہ کہ عیب چینی۔ عیب چینی اور چیز ہے۔ اور اصلاح اعمال کی کوشش کرنا اور چیز۔ اصلاح اعمال کی کوشش ہر شخص کا فرض ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ یہود کے احبار پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ لولا ینھاھم الربانیون والاحبار عن قولھم الاثم واکلھم السحت۔ کیوں ان کے ربانی اور احبار انہیں جھوٹ بولنے اور حرام کھانے سے نہیں روکتے تھے۔ مطلب یہ کہ انہیں روکنا چاہیئے تھا۔ اور ان کا فرض منصبی تھا۔ کہ جب وہ قوم کے افراد کو ہلاکت کے گڑھے میں گرتا دیکھتے تو انہیں بچاتے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ اس سے بآسانی سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ مسلمانوں پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ وہ دوسروں کو نیکی کی تحریک کریں۔ اور بدی سے روکیں بالخصوص اس لئے بھی کہ امت محمدیہ خیر الامم ہے اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اس خیر امت کے قیام کی غرض یہ ہے کہ اخرجت للناس یہ لوگوں کے فائدہ کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ دنیا کی ترقی کا تمام تر انحصار اس امت کے نوجوانوں پر ہے۔ پس ایسی عظیم الشان امت کے افراد اصلاح عمل سے غافل نہیں ہو سکتے۔ اور نہیں ہونا چاہیئے۔ نہ صرف اپنے اعمال کی اصلاح سے بلکہ دوسروں کے اعمال کی اصلاح سے بھی۔ لیکن عیب چینی اور استہزا کے طور پر دوسروں کے عیوب کا ذکر کرنا اور ان کی اصلاح کی کوئی کوشش کرنا یہ غیبت ہے۔ جس کا باعث کبر کا وہ کیڑا ہوتا ہے جو انسانی دماغ میں پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کیڑے کو مارنا روح کی زندگی کے لئے بہت ضروری ہے۔

...ت کا معیار قرار نہیں دیتا اسلام اہل دولت

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت پر مولوی ثناء اللہ صاحب کا قادیان آنا

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اہلحدیث ۲۵ ستمبر میں لکھا ہے۔ "مرزا صاحب قادیانی نے ۱۹۰۲ء میں کتاب اعجاز احمدی شائع کی۔ جو ایک معنی سے میرے ہی لئے موضوع تھی۔ اس میں مرزا صاحب نے مجھے بصورت چیلنج دعوت دی۔ کہ میں قادیان میں پہنچ کر ان کی ڈیڑھ سو پیشگوئیوں کی تحقیق کروں۔ اور اس تحقیق پر کل انعام ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ دینا منظور کیا۔ آخر میں ۱۲ جنوری ۱۹۰۳ء کو مرزا صاحب کے اس چیلنج پر قادیان پہونچا۔ لیکن میرے پہنچ جانے پر مرزا صاحب نے گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔"

مولوی صاحب کی مغالطہ دہی کو واضح کرنے کے لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ سارا واقعہ بالتفصیل بیان کر دیا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولوی صاحب کو جو دعوت دی تھی۔ وہ حضور علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں پیش کی جاتی ہے۔ حضور مباحثہ مد کا ذکر کرتے ہوئے رقم فرماتے ہیں۔

"یہی باتیں مولوی ثناء اللہ صاحب نے مقام مد کے مباحثہ میں پیش کی تھیں۔ ان باتوں سے ہر ایک خدا ترس سمجھ سکتا ہے۔ کہ کہاں تک ان مولوی صاحبوں کی نوبت پہنچ گئی ہے۔ وہ جوش تعصب سے منہاج نبوت اور اس معیار کو جو نبیوں کی شناخت کے لئے مقرر ہے پیش نظر نہیں رکھتے۔ اور ہر ایک اعتراض ان کا سراسر جھوٹ اور شیطانی منصوبہ ہوتا ہے۔ اگر یہ سچے ہیں۔ تو قادیان میں آکر کسی پیشگوئی کو جھوٹا ثابت کریں۔ اور ہر ایک پیشگوئی کے لئے ایک ایک سو روپیہ انعام دیا جائے گا۔ اور آمد و رفت کا کرایہ علیحدہ۔ لیکن اس تفتیش کے وقت منہاج نبوت کو معیار صدق و کذب کے لئے ٹھہرانا ہوگا"

(اعجاز احمدی صفحہ ۱۱) پھر فرماتے ہیں:-

"مولوی ثناء اللہ صاحب نے موضع مد میں بحث کے وقت یہی کہا تھا۔ کہ سب پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں ہم ان کو مدعو کرتے ہیں اور خدا کی قسم دیتے ہیں۔ کہ وہ اس تحقیق کے لئے قادیان میں آئیں۔ اور تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کریں۔ اور ہم قسم کھا کر وعدہ کرتے ہیں۔ کہ ہر ایک پیشگوئی کی نسبت جو منہاج نبوت کی رو سے جھوٹی ثابت ہو ایک سو روپیہ انعام ان کی نذر کریں گے۔ ورنہ ایک خاص تمغہ لعنت ان کے گلے میں رہے گا۔ اور ہم آمد و رفت کا خرچ بھی دیں گے۔ اور کل پیشگوئیوں کی پڑتال کرنی ہوگی۔ تا آئندہ کوئی جھگڑا باقی نہ رہ جائے اور اسی شرط پر روپیہ ملے گا۔ اور ثبوت ہمارے ذمہ ہوگا۔ یاد رہے کہ رسالہ نزول المسیح میں ڈیڑھ سو پیشگوئی میں نے لکھی ہے۔ تو گویا جھوٹ ہونے کی حالت میں پندرہ ہزار روپیہ مولوی ثناء اللہ صاحب لے جائیں گے اور دربدر گدائی کرنے سے نجات ہوگی۔ بلکہ ہم اور پیشگوئیاں بھی معہ ثبوت ان کے سامنے پیش کر دیں گے۔ اور اسی وعدہ کے موافق فی پیشگوئی سو روپیہ دیتے جائیں گے۔ اس وقت ایک لاکھ سے زیادہ میری جماعت ہے پس اگر میں مولوی صاحب موصوف کے لئے ایک ایک روپیہ بھی اپنے مریدوں سے لوں گا۔ تب بھی ایک لاکھ روپیہ ہو جائیگا۔ وہ سب ان کی نذر ہوگا۔ جس حالت میں دو دو آنہ کے لئے وہ دربدر خراب ہوتے پھرتے ہیں۔ اور خدا کا قہر نازل ہے۔ اور مردوں کے کفن یا وعظ کے پیسوں پر گذارہ ہے۔ ایک لاکھ روپیہ حاصل ہو جانا ان کے لئے ایک بہشت ہے۔ لیکن اگر میرے اس بیان کی طرف توجہ نہ کریں۔ اور اس تحقیق کے لئے بپابندی شرائط مذکورہ جس میں بشرط ثبوت تصدیق ورنہ تکذیب دونوں شرطیں ہیں قادیان میں نہ آئیں تو پھر لعنت ہے اس لاف و گزاف پر۔ جو انہوں نے موضع مد میں مباحثہ کے وقت کی۔ اور سخت بے حیائی سے جھوٹ بولا"

(اعجاز احمدی صفحہ ۲۳)

یہ ہے وہ دعوت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب کو دی گئی تھی ہر ایک سمجھدار اس کے مطالعہ سے معلوم کر سکتا ہے۔ کہ حضور نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو دعوت تو دی۔ مگر اس کے ساتھ چند شرائط مقرر کئے ہیں اور جو یہ ہیں:-

(۱) مولوی ثناء اللہ صاحب قادیان آکر پیشگوئیوں کی تحقیق کریں۔ اور اس تحقیق میں منہاج نبوت کو اور اس معیار کو جو نبیوں کی شناخت کے لئے مقرر ہے مد نظر رکھیں۔ (۲) تحقیق کرتے وقت صرف منہاج نبوت کو ہی صدق و کذب کا معیار ٹھہرایا جائے (۳) قادیان میں بغرض تحقیق آئیں مباحثہ کے لئے نہیں (۴) مولوی صاحب یہاں آکر "تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کریں" تاکہ آئندہ کوئی جھگڑا باقی نہ رہے۔ یہ نہیں کہ چند ایک پیشگوئیوں کی پڑتال تک اپنے آپ کو محدود رکھیں (۵) پیشگوئیوں کی صداقت کا ثبوت دینا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذمہ ہوگا۔ (۶) جو پیشگوئیاں منہاج نبوت کے رو سے جھوٹی ثابت ہوں گی۔ ان کے عوض ایک سو روپیہ فی پیشگوئی مولوی صاحب کو انعام دیا جائیگا۔ (۷) ان سب شرائط کی پابندی بہرحال لازمی اور ضروری ہوگی۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کو یہ دعوت دیکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی تحدی کے ساتھ لکھا:۔ "واضح رہے کہ مولوی ثناء اللہ کے ذریعہ سے عنقریب تین نشان میرے ظاہر ہوں گے (۱) وہ قادیان میں تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کے لئے میرے پاس ہرگز نہیں آئیں گے۔ اور سچی پیشگوئیوں کی تصدیق کرنا ان کے لئے موت ہوگی۔ (۲) اگر اس چیلنج پر وہ مستعد ہوئے کہ کاذب صادق سے پہلے مرجائے۔ تو ضرور وہ پہلے مرجائیں گے (۳) اور سب سے پہلے اس اردو مضمون اور عربی قصیدہ کے مقابلہ سے عاجز رہ کر جلد تر ان کی روسیاہی ثابت ہو جائیگی"

(اعجاز احمدی صفحہ ۳۷)

اس تفصیل کے مطالعہ کے بعد اگر مولوی صاحب کے قادیان آنے کے واقعہ کو دیکھا جائے۔ تو صاف نظر آتا ہے۔ کہ انہوں نے جو کچھ لکھا وہ سراسر مغالطہ دہی ہے۔ مولوی صاحب قادیان آئے۔ لیکن جس شان سے آئے اور جس طرح آئے اس کی کسی قدر تفصیل یہ ہے۔ کہ انہوں نے اپنے آنے سے قبل کوئی اطلاع نہ دی۔ حالانکہ تقاضائے اخلاق یہ تھا۔ کہ پہلے ... مقرر کر لیا جاتا تا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اپنی صحت یا دیگر مصروفیتوں کے پیش نظر اس کام کے لئے وقت نکال سکتے۔ لیکن مولوی صاحب نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ بقول حضرت مسیح موعود علیہ السلام "چوروں کی طرح آگئے" پھر مولوی صاحب کو علم تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے بعض خدام پر جہلم میں ایک مقدمہ دائر ہے اور ۱۵ جنوری کی صبح کو آپ نے جہلم جانے کے لئے قادیان سے روانہ ہونا تھا۔ لیکن مولوی صاحب "تمام پیشگوئیوں کی تحقیق کے لئے" صرف تین روز قبل یعنی ۱۲ جنوری کو یہاں پہنچے اگر پہلے سے اطلاع دیتے۔ تو انہیں بتایا جا سکتا تھا۔ کہ یہ وقت موزوں نہیں ہے۔ علاوہ ازیں ان ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کتاب مواہب الرحمٰن کی تصنیف و طبع کے کام میں بے حد مصروف تھے۔ اور کسی دوسری طرف پورا وقت نہ دے سکتے تھے۔ یہ سب عذر معقول تھے۔ لیکن مولوی صاحب آپ کی مصروفیتوں کا خیال کئے بغیر چلے آئے۔ اور ایک اور عجیب حرکت آپ نے یہ کی۔ کہ قادیان پہنچ کر آریہ مندر میں قیام پذیر ہو گئے۔ حالانکہ جب وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت پر۔ اور آپ کی پیشگوئیوں کی تحقیق کے لئے آئے تھے۔ تو ان کا فرض تھا۔ کہ آپ ہی کے پاس پہنچتے۔ مگر وہ آریہ مندر میں جا اترے۔ اور وہاں سے رقعہ نویسی شروع کر دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان سب باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے آپ کی تسلی اور اطمینان کے لئے آمادگی کا اظہار فرمایا۔ مگر مولوی صاحب نے ان سب شرائط کی پابندی سے انکار کر دیا۔ جن کے ساتھ یہ دعوت مشروط تھی۔ اس کی تفصیل آئندہ قسط میں بیان کی جائے گی:۔

اٹھرا ایک دردناک دکھ ہے

بچہ کے بعد بچہ پیدا ہونا اور مرتے جانا ایک دردناک عذاب ہے۔ اس کا دکھ وہ ماں ہی جانتی ہے جو نو ماہ کی تکلیف کے بعد چند دن کی خوشی دیکھنے نہیں پاتی کہ اس کا بچہ اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ اس عذاب سے بچنے کا روحانی علاج دعا ہے اور جسمانی علاج ہمدرد نسواں جو نوے فیصدی سے بھی زیادہ مریضوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ حمل کے ساتھ ہی اس کا استعمال ضروری ہے۔ حمل اور دودھ پلانے تک کی پوری خوراک گیارہ تولے قیمت گیارہ روپے آج ہی خرید لیں۔ تاکہ وقت پہ دوا رہے اور فائدہ یقینی ہو۔

ملنے کا پتہ:- دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

مولوی نذیر احمد صاحب مبشر سیالکوٹی گولڈ کوسٹ سے لکھتے ہیں:۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ماتحت ماہ جولائی و اگست میں سرزمین گولڈ کوسٹ کے ۵۳ دیہات میں تبلیغ کی گئی۔ تین لیکچر دیئے۔ دو ہزار سامعین ان تقاریر سے مستفید ہوئے۔ انتی نو مبایعین سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ ۱۱۰ اشخاص تک بذریعہ پرائیویٹ ملاقات پیغام حق پہنچایا گیا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں دو دفعہ ڈسٹرکٹ کمشنر سے ملاقات کی۔ انہیں تاریخ سلسلہ سے آگاہ کیا۔ اور سلسلہ کا لٹریچر پیش کیا۔ شکریہ کے ساتھ قبول کرتے ہوئے انہوں نے وعدہ کیا۔ کہ وہ ضرور ان کتب کا مطالعہ کریں گے۔ ماہ جولائی میں خاکسار نہایت ہی خطرناک طور پر بیمار ہوگیا۔ ڈاکٹری مشورہ کیلئے ۱۸ میل کے فاصلہ پر بمقام کیپ کوسٹ بذریعہ کار پہنچا۔ ڈاکٹر نے میرے خون اور پیشاب کا معائنہ کرنے کے بعد ایک ہفتہ کے لئے مجھے دوائی دی۔ اور تاکیدی حکم دیا۔ کہ ہفتہ عشرہ تک خاکسار سوائے حاجت ضروریہ کے بستر سے نہ ہلے۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب کی ہدایت کے مطابق عمل کیا گیا۔ اور دو ہفتہ کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی توجہ کی برکت سے شفایاب ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

بیماری سے نجات حاصل کرنے کے بعد تمام خطوط کے جوابات دئیے۔ اور حسب دستور سابق درس کا سلسلہ جاری کیا۔ اور طلبائے مبلغین کلاس کے اسباق کا اہتمام کیا۔ بالآخر تمام احباب سے التماس ہے کہ خصوصیت کے ساتھ مغربی افریقہ کے مبلغین کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ کیونکہ مغربی افریقہ صحت کے لحاظ سے سفید آدمی کے لئے بہتر ثابت نہیں ہوا۔ اسی بنا پر اُسے سفید آدمی کے مقبرہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ لیگوس سے رقمطراز ہیں:۔ میں Owo سے اب Benin City میں جو وہاں سے ۷۷ میل آگے ہے۔ آگیا ہوں۔ یہاں کوئی احمدی نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت پیدا کردے۔ اس وقت تک میں اس جگہ کے Native Ruler کو جو اس ملک کے لحاظ سے زبردست چیف ہے مل چکا ہوں۔ اور پون گھنٹہ کے قریب اُسے تبلیغ کی ہے۔ نیز کتاب احمدیت یا حقیقی اسلام کا ایک نسخہ بھی دیا ہے جس نے اُسے کہا۔ کہ وہ اپنے لوگوں کے سامنے مجھے لیکچر کا موقعہ دے تاکہ میں اُن سے بیان کرسکوں۔ کہ اسلام کیا ہے۔ کیونکہ اس ملک میں اس کو نہایت حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اس نے وعدہ کیا۔ کہ D.C سے اجازت لے کر اس کا بندوبست کریگا۔ ایک تھیوسوفیکل سوسائٹی سے بھی لیکچر کا بندوبست کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تبلیغ کے ذرائع پیدا فرمائے۔ اور پھر اُن سے کام لینے کی توفیق بخشے۔ اس وقت تک کچھ لٹریچر تقسیم کرچکا ہوں۔

بیعت کنندگان کی گذشتہ فہرست کے بعد چار نفوس نے بیعت کی ہے ۔۔۔۔ کی مسجد ۵-۶ فٹ اونچی ہوچکی تھی جب میں وہاں سے چلا۔ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ جلد مکمل کردے۔

ہفتہ تعلیم وتلقین ⟵ مجالس "انصار و خدام" متوجہ ہوں

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں مجالس خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کو ہدایت فرمائی تھی۔ کہ ہر سال ایک ہفتہ مقرر کرکے اس میں تمام جماعت کے احباب کو اخلاقی مسائل ذہن نشین کرائیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں ہر دو مجالس مل کر دو ہفتے منا چکی ہیں۔

اس سال کے لئے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے یہ تجویز کیا گیا ہے۔ کہ یہ ہفتہ ماہ نبوت (نومبر) کے پہلے ہفتہ میں منایا جائے۔ اور موضوع زیر تعلیم "پیشگوئی مصلح موعود" مقرر کیا ہے۔ حسب دستور سابق اس دفعہ بھی اس پیشگوئی کو چھ پہلوؤں میں تقسیم کیا گیا ہے جو حسب ذیل ہے۔ (۱) مصلح موعود کی پیشگوئی کتب سابقہ اور کتب اسلامی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور کلام میں۔ (۲) مصلح موعود کے زمانہ کی تعیین۔ کیا مصلح موعود کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موجودہ اولاد میں سے ہونا ضروری ہے؟ (۳) مصلح موعود کی ذاتی علامات از روئے پیشگوئی۔ (۴) کیا مصلح موعود کا مامور ہونا یا دعویٰ کرنا ضروری ہے۔ یا یہ کہ اس کا اپنی ذاتی اور وقتی علامات کے مطابق پہچانا جانا کافی ہے (۵) وہ کونسے دلائل ہیں جن سے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مصلح موعود ہونا ثابت ہے (۶) مصلح موعود کی پیشگوئی کے تعلق میں غیر مبایعین کے اعتراضوں کا جواب

تمام عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے ہاں ابھی سے تیاری شروع کردیں

لاہور کی ایجنسی

لاہور کے اکثر احباب کو یہ شکایت ہے۔ کہ موجودہ ایجنسی کے زیر انتظام انہیں "الفضل" باقاعدہ اور بروقت نہیں ملتا۔ لہذا اس امر کے پیش نظر ہم موجودہ ایجنسی کو بند کرتے ہیں۔ آئندہ نئی ایجنسی کے قیام تک احباب کی خدمت میں پرچہ بذریعہ ڈاک ارسال ہوگا۔ جو دوست دفتر کے براہ راست خریدار ہیں۔ ان کے پُرانے پتے ہمارے پاس ہیں۔ ان احباب کو چاہیئے۔ کہ فوراً دفتر کو اپنے مکمل نئے پتوں سے آگاہ فرمادیں۔ جو احباب دفتر ہذا کے خریدار نہیں بلکہ ایجنسی سے پرچہ لیتے تھے۔ اور ادائیگی بھی وہیں کرتے تھے۔ وہ یکم اکتوبر سے دفتر ہذا کے خریدار متصور ہونگے۔ انہیں بھی فوراً اپنے مکمل پتوں سے دفتر کو اطلاع دینی چاہیئے تاکہ انہیں بھی پرچہ بذریعہ ڈاک ارسال کیا جائے۔ انہیں آئندہ چندہ براہ راست دفتر کو ادا کرنا چاہیئے۔

اگر کوئی مستعد دوست لاہور کی ایجنسی کا کام پوری ذمہ داری کے ساتھ چلا سکیں وہ شرائط ایجنسی کے متعلق ہم سے خط وکتابت کریں۔

منیجر الفضل قادیان

آپکو لڑکے کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کا ۹۹ فیصدی مجرّب نسخہ۔ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی ہوتی ہوں۔ ان کو حمل کے پہلے مہینہ سے فضل الٰہی دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے قیمت ۱۵ روپے مکمل کورس۔ مناسب ہوگا۔ کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اٹھرا کی گولیاں جن کا نام

ہمدرد نسواں

ہے۔ دی جائیں۔ تاکہ بچہ آئندہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

برشعثا:۔ زکام۔ نزلہ کھانسی۔ اسہال اور جوڑوں کے درد کیلئے اکسیر ہے۔ یہ کستوری و زعفران سے مرکب ہے۔ سادہ ایک روپیہ تولہ۔ زعفران کستوری والا ۶ تولہ

طبیبی عجائب گھر قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

گنج (مغلپورہ) میں مناظرہ

رمضان المبارک کے بعد ۲۴ ر ۲۵ ر اکتوبر ۱۹۴۲ء بروز ہفتہ و اتوار جماعت احمدیہ اور اہلحدیث کی نمائندہ جماعت المسلمین کے مابین بمقام گنج مغلپورہ میدان متصل "شاہ کمال" ان موضوعات پر تقریری مناظرہ ہوگا۔ (۱) حیات مسیح ناصری علیہ السلام ۲۔ ختم نبوت۔ ۳۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔

بیرون لاہور سے آنے والے احباب کے لئے رہائش اور خوراک کا بندوبست ہوگا۔ ایسے اصحاب مناسب بستر نیز اپنی مقامی جماعت کے پریذیڈنٹ یا سکرٹری تبلیغ کی ایک مصدقہ چٹ ضرور ہمراہ لائیں۔ تاہمیں انتظامی امور میں سہولت رہے۔ بیرون لاہور سے آنے والے دوست اپنی مصدقہ چٹ جناب شیخ محمد لطیف صاحب بی۔ اے ایل ایل بی پلیڈر سکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ گنج کو دکھائیں۔ قمر اجنالوی سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ حلقہ گنج لاہور

ضروری اعلان

مجالس بیرون کی طرف سے مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ کہ تنظیم احزاب کی جو انہوں نے دفتر مرکزیہ کو بھجوائی ہے منظوری دی جائے۔ ایسی مجالس کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تنظیم احزاب کی منظوری کی اطلاع کی ضرورت نہیں۔ اگر اصلاح کی ضرورت ہوئی تو اطلاع کی جائیگی۔ ورنہ منظوری سمجھی جائے۔ اس ضمن میں ان مجالس کو جن کی طرف سے تا حال تنظیم احزاب کی فہرستیں نہیں پہنچیں۔ توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ براہ کرم فوری طور پر اراکین کو احزاب میں تقسیم کر کے دفتر مرکزیہ کو اطلاع دیں۔ خاکسار خلیل احمد

سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مدرسہ احمدیہ قادیان

تعطیلات موسمی کے بعد مدرسہ احمدیہ انشاءاللہ ۳۰ ر اکتوبر ۱۹۴۲ء کو کھل جائیگا۔ تمام طلباء قادیان میں ایسے وقت میں پہنچ جائیں۔ کہ جمعہ کی نمازیہاں پڑھ سکیں۔ کسی قسم کا کوئی عذر سماعت نہ ہوگا۔ ہر طالب علم جو حاضر نہ ہوگا۔ اسکا نام خارج کر دیا جائیگا۔ اور دوبارہ اس کا نام نہیں داخل کیا جائیگا جب تک وہ فیس داخلہ اور ۲ ر روپیہ کے حساب سے جرمانہ ان تمام دنوں کا جتنے دن وہ حصول اجازت داخلہ سے پہلے غیر حاضر رہے گا۔ ادا نہ کریگا۔ اسوقت تک جتنی درخواستیں طلب رخصت کے متعلق آچکی ہیں۔ سب نامنظور کی گئی ہیں۔ سید محمد اسحاق

ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

جماعت احمدیہ سرینگر کی قراردادیں

جماعت احمدیہ سری نگر کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت مولوی احد اللہ صاحب مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۴۲ء کو منعقد ہوا۔ جسمیں حسب ذیل قراردادیں پیش ہو کر پاس ہوئیں۔

(۱) جماعت احمدیہ سری نگر کا یہ اجلاس ہارننڈ کی ان غلط بیانیوں اور شر انگیزیوں کی مذمت کرتا ہے۔ جو یہ اس جماعت کیساتھ کرتا رہتا ہے خصوصاً اس نے اپنی ۲۸ ر اگست ۴۲ء و ۳۰ ر اگست ۴۲ء و ۱۸ ر ستمبر ۱۹۴۲ء کی اشاعتوں میں جماعت احمدیہ اور قادیان سے آنے والے مجاہدین کے متعلق جو سر دپا غلط بیانیاں کی ہیں۔ اُن کی پُرزور مذمت کرتے ہوئے حکومت سے استدعا کرتا ہے کہ فوری ایکشن لے کر ہارننڈ کے اس شرارت آمیز سلسلہ کو ختم کرے۔

(۲) جماعت احمدیہ سرینگر کا یہ خصوصی اجلاس حکومت سے درخواست کرتا ہے۔ کہ نماز جمعہ کے لیے مسلمان سرکاری ملازموں کو پورے دو گھنٹہ کی رخصت دی جائے۔ کیونکہ نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے موجود معین وقت کی چھٹی کافی نہیں ہوتی۔

(۳) قرار پایا۔ کہ ان قراردادوں کی نقول حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آنریبل پرائم منسٹر حکومت کشمیر اور پریس کو روانہ کی جائیں۔ سکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ سرینگر

گمشدہ رسید بک (۲۵۰۲) کے متعلق اعلان

بیت المال صدر انجمن احمدیہ کی ایک رسید بک جس کا نمبر ۲۵۰۲ ہے۔ اور جو محلہ دارالبرکات قادیان کے محصل کے زیر استعمال تھی۔ وہ کچھ عرصہ سے گم ہو چکی ہے۔ اس رسید بک میں سے رسید ۱ تا ۴ و ۷ کی رقوم چندہ تو معلوم ہو گئی ہیں لیکن باقی رسیدات کے متعلق کوئی علم تا حال نہیں ہو سکا۔ اسلئے بذریعہ اعلان ہذا جملہ احباب جماعت کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی دوست کے پاس کوئی اور رسید چاک شدہ کتاب مذکور کی ہو۔ تو حوالہ نمبر رسید و رقم چندہ تحریر کر کے مطلع فرما دیں۔ اور اگر اصل رسید بک ہی کہیں سے دستیاب ہو جائے تو دفتر ہذا میں بھیجدیں۔ (ناظر بیت المال)

قابل توجہ عہدیداران

بعض جماعتیں اپنے موصیوں کی رقوم چندہ عام یا چندہ سالانہ وغیرہ مدات میں غلطی سے بھیج دیتے ہیں جس سے حساب میں سخت گڑبڑ ہوتی ہے۔ اس لئے آئیندہ ہر بھیجی میں یا منی آرڈر کی صورت میں علیحدہ خط میں موصیوں کے چندہ کی تفصیل براہ راست دفتر ہذا میں بھیجی جائے۔ اور اس میں ان باتوں کا خصوصیت سے اندراج ہو۔ نام موصی معہ نمبر وصیت رقم۔ کس ماہ کی یہ رقم ہے۔ حصہ آمد ہے یا جائیداد ہے۔ چند جماعتیں ایسا کرتی ہیں۔ اس سے ان کے حساب میں آسانی رہتی ہے۔ اور غلطی کم ہوتی ہے۔ امید ہے۔ کہ عہدیداران مال خصوصیت سے اس طرف توجہ فرما کر مشکور فرمائیں گے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

آئیندہ یوم وقار عمل

ماہ تبوک (ستمبر) کے آخر میں ہونیوالا یوم وقار عمل رمضان المبارک کے باعث آخر ماہ اخاء (اکتوبر) میں منایا جائے گا۔ انشاءاللہ تاریخ اور مقام عمل کا اعلان بعد میں کیا جائیگا۔ اس سال کا آخری یوم وقار عمل حسب دستور سابق ماہ نبوت (نومبر) کے آخر میں منایا جائیگا۔

ناصر احمد مہتمم شعبہ وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

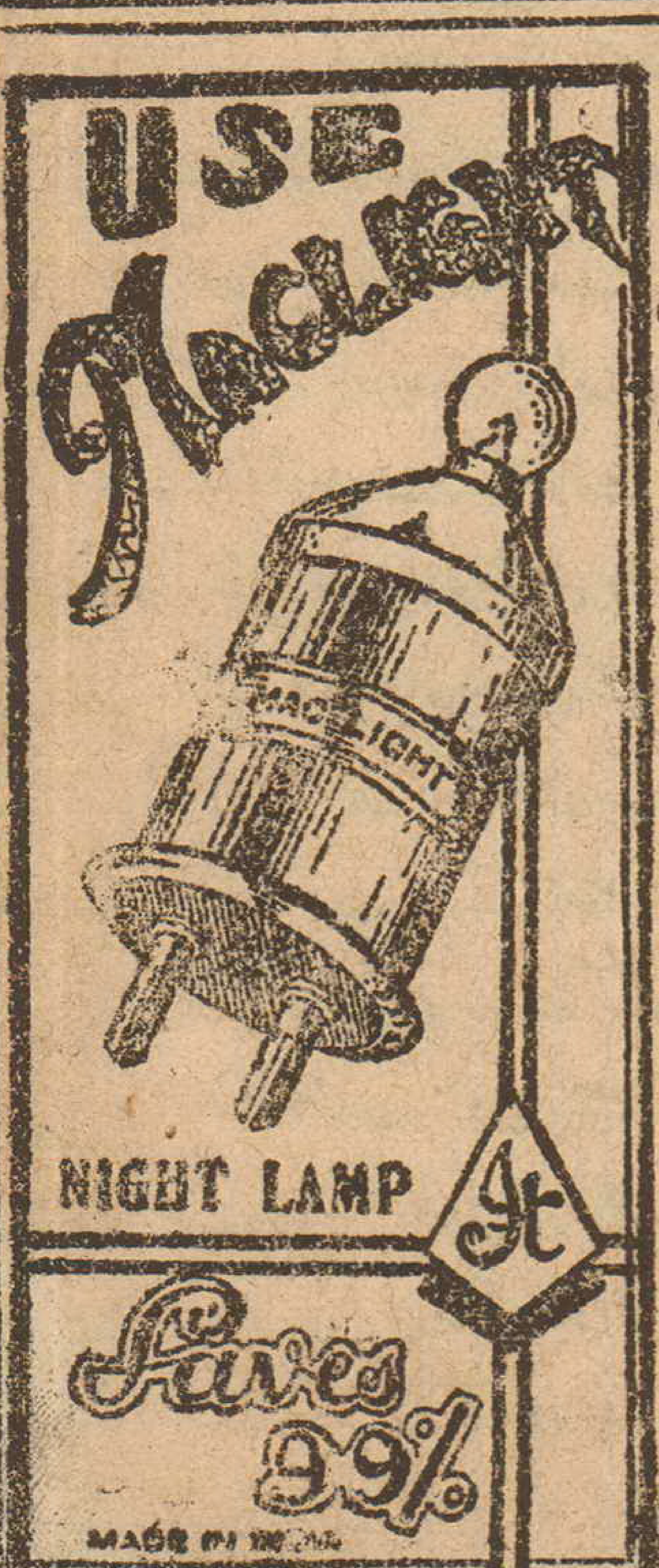

میک لائٹ
اپنے گھروں میں استعمال کیلئے خریدیں۔ بجلی کے بل میں ۹۹ فیصدی بچت کرتا ہے
ہر جگہ بکتا ہے
میک ورکس
قادیان
B. 54

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین خالص تو ملتی نہیں اور ملتی ہے۔ تو چھ روپے اونس پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو شباکن استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص ایک روپیہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

نورنجن — دانتوں کی بیماریوں کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت فی شیشی دو اونس ۸ ر ایک اونس ۵ ر

تریاق اٹھرا — مرض اٹھرا کیلئے مکمل کورس گیارہ تولہ یکمشت فی تولہ ایک روپیہ الگ متفرق ر ایکروپیہ چار آنہ

منگوانیکا پتہ:- دواخانہ نورالدین رض قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ماسکو ۲۸ ستمبر۔ روس کے نیم شبی اعلان میں کہا گیا ہے کہ سٹالن گراڈ کے شمال سے جو روسی فوجیں شہر کی فوجوں کی مدد کے لئے بڑھ رہی ہیں۔ انہیں کچھ اور کامیابی ہوئی ہے۔ شہر کے اندر کل دن بھر سخت لڑائی ہوتی رہی۔ جرمن ایک جگہ روسی صفوں میں دراڑ پیدا کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ مگر انہیں سخت نقصان اٹھانا پڑا۔ ۵۷ ٹینک اور فوج کے تین بٹالین بالکل برباد ہو گئے۔ ایک اور علاقہ میں روسیوں نے دشمن کی مضبوط قلعہ بندیوں پر قبضہ کر لیا۔ شہر کی بڑی بڑی عمارتوں پر بھی ان کا قبضہ ہو گیا۔ کاکیشیا میں سخت لڑائی لڑی جا رہی ہے۔ لینن گراڈ کے محاذ پر ایک جگہ کچھ جرمن روسی مورچوں میں گھس گئے۔ جرمنوں نے سٹالن گراڈ پر اب ایسے زور کے ہوائی حملے شروع کر دئے ہیں کہ اس سے قبل کبھی نہ کئے تھے۔ وہ پہلے سینکڑوں بمبار بھیجتے ہیں۔ کہ بمباری کر کے ٹینکوں کیلئے رستہ صاف کریں۔ اور اب جرمن بمبار ۲۴ گھنٹے سٹالن گراڈ پر دھواں دھار بمباری کرتے ہیں۔ اور اس کے لئے سسلی۔ مصر اور اٹلانٹک سے روسی محاذ پر طیارے پہنچ گئے ہیں۔

دہلی ۲۸ ستمبر۔ کل امریکن اور برطانی اخباروں کے نمائندوں نے جنرل ویول کو ایک دعوت دی۔ اس موقعہ پر جنرل موصوف نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جب سے برما ہمارے ہاتھ سے گیا ہے۔ میں اُسی وقت سے اسپر دوبارہ قبضہ کرنے کی تجاویز سوچ رہا ہوں۔ برما جاپانیوں کے خلاف جنگ کا ایک اہم مرکز ہے۔ چین کے رستہ کو کھلا رکھنا ہمارے لئے بہت ضروری ہے۔ اور یہ برما پر قبضہ رکھنے سے ہی ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ برما جاپان پر چڑھائی کے لئے اہم چھاؤنی ہے۔ میرا خیال ہے۔ اسوقت جاپان کوئی بڑی مہم مثلاً آسٹریلیا یا ہندوستان پر حملہ شروع کرنا نہیں چاہتا۔ آپنے کہا۔ جاپانی فضائی بیڑا جاپان کی سب سے بڑی کمزوری ثابت ہوگا۔ اس کے بہت سے ہوائی جہاز تو ملک کی حفاظت کے لئے مخصوص ہیں۔ بہت سے منچوریا میں روس کے خدشہ کی وجہ سے رُکے ہوئے ہیں۔ اور کچھ بحرالکاہل کے مختلف اڈوں پر پھیلے ہوئے ہیں۔ اس وقت سب سے اہم سوال رُوس کا ہے۔ ہٹلر کو اُمید تھی کہ وُہ رُوس کی فوجی طاقت کو اس موسم گرما میں اپنے رستہ سے دُور کر دیگا۔ اور پھر سردیوں اور بہار کے موسم میں مغرب کی طرف حملہ یا مقابلہ کے لئے تیار ہو جائیگا۔ مگر یہ اندازہ غلط ثابت ہو چکا ہے۔ اگر سٹالن گراڈ روسیوں کے ہاتھ سے جاتا بھی رہا۔ تو بھی لڑائی پر اس کا کوئی خاص اثر نہ پڑ سکیگا۔ آپ نے کہا۔ میں اسے ممکن نہیں سمجھتا۔ کہ جرمن کاکیشیا میں سے گذرتے ہوئے ایران میں تیل کے چشموں پر پہنچ سکیں۔ ہندوستان کی حالت کا ذکر کرتے ہوئے آپنے اس ملک کی حالت پر تسلی ظاہر کی۔ اور کہا کہ گذشتہ دنوں شورش کے باعث جنگی سرگرمیوں میں معمولی سی رکاوٹ پیدا ہوئی تھی۔ مگر ہر مہینہ میں فوج کے لئے ستر ہزار رنگروٹ مل رہے ہیں۔ اور ہندوستانی فوج میں گڑبڑ کا کوئی معمولی نشان تک نہیں ہے۔ جرمنی پر سخت ہوائی حملوں سے پیدا شدہ نقصان نیز اس نقصان کی وجہ سے جو جرمنوں کو رُوس میں پہنچ رہا ہے۔ موسم سرما میں جرمنوں کے حوصلوں پر سخت اثر پڑیگا۔ لڑائی کے نتیجہ کے بارہ میں مجھے کوئی شک نہیں۔ یہ لڑائی جذبہ اور دیر تک لڑ سکنے کی اہلیت سے ہی جیتی جا سکتی ہے۔ اور ہم اس میں ضرور فتحیاب ہوں گے۔

لنڈن ۲۸ ستمبر۔ مسٹر وینڈل ولکی رُوس سے چین کے آخری مغربی صوبہ میں پہنچ گئے ہیں۔ اور چنکنگ آرہے ہیں۔

چنکنگ ۲۸ ستمبر۔ چینی فوجوں نے شمالی کیانگسی میں جاپانی چوکیوں پر کامیاب حملے کئے ہیں اور دشمن کو مالی نقصان پہنچایا۔ جنوب مغربی یونن میں امریکی طیاروں نے جاپانیوں پر کئی حملے کئے۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جاپان کی پندرھویں ڈویژن کا کمانڈر لڑائی میں مارا گیا ہے۔

مانچسٹر ۲۸ ستمبر۔ کل یہاں چین کی امداد کے لئے ایک جلسہ ہوا۔ جس میں برطانیہ کے وزیر دفاع نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ مارشل چیانگ کائی شیک کی فوجوں نے اس وقت دس لاکھ جاپانی فوج کو مصروف رکھا ہوا ہے۔ ورنہ یہی فوج کسی اور محاذ پر اتحادیوں کے ساتھ لڑ رہی ہوتی۔ اتحادی چین کی امداد میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھیں گے۔

احمد آباد ۲۸ ستمبر۔ کل یہاں ایک ہجوم نے پولیس کے آٹھ سپاہیوں پر حملہ کر دیا۔ مگر جلد ہی پولیس کی کمک پہنچ گئی۔ جس نے مجمع کو منتشر کر دیا۔ کلکتہ اور اس کے آس پاس بالکل امن رہا۔ بہار میں کئی اور علاقوں پر اجتماعی جرمانے کئے گئے ہیں۔

لنڈن ۲۸ ستمبر۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ اتحادی طیاروں نے نیوگنی اور نیو برٹن میں پندرہ جاپانی تجارتی جہاز ڈبو دئے۔ بونا کے علاقہ میں بھی ہوائی میدانوں پر حملے کئے گئے۔

ٹوکیو ۲۷ ستمبر۔ تین طاقتوں کی سالگرہ کی تقریب پر تقریر کرتے ہوئے جاپانی وزیر اعظم نے کہا کہ برطانیہ اور امریکہ کی جوابی حملہ کی تجاویز اب یقینی صورت اختیار کر رہی ہیں۔ اٹلی کے وزیر خارجہ نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم یہ سالگرہ اس عزم کے ساتھ منا رہے ہیں۔ کہ آخر میں ہم ضرور فتحیاب ہوں گے۔ جرمنی کے وزیر خارجہ نے بھی تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ابھی خوفناک لڑائیاں ہونے والی ہیں۔ ہمارے فتح کردہ علاقوں پر اب بھی دشمن قبضہ کے لئے زور لگا رہا ہے۔

واشنگٹن ۲۷ ستمبر۔ امریکہ میں ایسی ۹۳ آرگنائزیشنوں کا علم ہوا ہے۔ جو امریکہ میں گویا نازی فرنٹ گردیوں کا کام دیتی تھیں۔ اس میں کئی سو افسر اور سرکردہ افراد بھی شامل ہیں۔ یہ لوگ جرمنی کو مالی امداد بھی دیتے ہیں۔ اور ان میں سے بعض بڑی بڑی پوزیشن والے ہیں۔

برلین ۲۸ ستمبر۔ وشی کیبنٹ کے ایک وزیر نے استعفےٰ دے دیا ہے۔ موسیو لاوال نے اس سلسلہ میں بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ میں گورنمنٹ پر کوئی حملہ برداشت کرنے کو تیار نہیں ہوں۔ میں اپنے کام کو مکمل کر کے دم لونگا۔

ناگپور ۲۷ ستمبر۔ کانگرسی شورش کے سلسلہ میں سپیشل جج نے نو ملزمان کے خلاف پہلے مقدمہ کی سماعت کی اور ایک پولیس کنسٹیبل کو ہلاک کرنے کے جرم میں پانچ کو موت اور چار کو عمر قید کی سزا کا فیصلہ کیا۔

واشنگٹن ۲۷ ستمبر۔ امریکن خفیہ پولیس نے نیوجرسی کے مختلف علاقوں میں چھاپے مار کر ۳۵ محوریوں کو جن میں زیادہ تر اطالوی ہیں۔ گرفتار کیا ہے۔

لنڈن ۲۷ ستمبر۔ میکسیکو ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ وہاں چھ جرمن خفیہ ہوائی اڈے تھے۔ جو تباہ کر دئے ہیں۔ ان اڈوں سے چھ گھنٹہ کے اندر اندر ہوائی جہاز نہر پانامہ پر پہنچ سکتے تھے۔

کلکتہ ۲۷ ستمبر۔ مشرقی فوجوں کے کمانڈر جنرل ارون نے ریڈیو پر فوجوں کے نام ایک پیغام براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ مون سون کا موسم ختم ہونے والا ہے۔ اور اس کے خاتمہ کے ساتھ ہی نہایت تیزی اور تندی سے جنگ شروع ہو جائیگی۔ کیونکہ جاپان نے ہندوستان پر حملہ کا ارادہ ترک نہیں کیا۔ اگرچہ وہ گذشتہ پانچ چھ ماہ خاموش ہو رہا ہے۔ آپنے بتایا۔ کہ جو چینی فوجیں برما سے ہندوستان آگئی تھیں وُہ جاپان پر حملہ کے لئے منظم کیجا رہی ہیں۔

بردوان ۲۷ ستمبر۔ ایک ہجوم نے یہاں کے ڈاک بنگلہ کو آگ لگا دی۔ اور اس کے ساتھ ریلیف کیمپ کا تمام سامان بھی جل کر راکھ ہو گیا۔ نواحی علاقہ میں ایک سکول اور ڈاکخانہ جلا دیا گیا۔ اس کے سوا ملک میں عام طور پر امن و امان رہا۔ اب حالات بہت حد تک رُو بہ اصلاح ہیں۔

لائلپور ۲۸ ستمبر۔ اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ صاحب نے ایک بیان میں کہا۔ کہ میرے صدارتی ایڈریس کے سلسلہ میں بعض غلط باتیں میری طرف منسوب کر دی گئی ہیں۔ میں نے اس جنگ میں صدق دلی کے ساتھ حکومت سے تعاون کرنے کی تحریک نہیں کی۔ میں نے فرقہ وارانہ مسئلہ کے بارہ میں کانگرس کے رویہ پر اعتراض نہیں کیا۔ سکھ پاکستان کی سکیم کو کبھی تسلیم نہ کرینگے۔ اور اس کے خلاف آخر دم تک لڑینگے۔ اگر پاکستان قائم کرنے کی کوشش کی گئی۔ تو سکھ پنجاب میں خالصہ راج کا مطالبہ کرینگے۔

ماسکو ۲۸ ستمبر۔ سوویٹ ریڈیو کا بیان ہے کہ ابھی تک سٹالن گراڈ کے کھنڈروں سے ایک روسی اخبار روزانہ وقت پر شائع ہو رہا ہے۔ بمباری سے عمارت کی چھت ٹوٹ گئی۔ مشینوں کے قریب اینٹوں اور پتھروں کا ڈھیر لگا ہے۔ پھر بھی اخبار کے کارکن اپنے آپ کو خطرات میں ڈال کر ایک صفحہ کا اخبار ضرور نکالتے جا رہے ہیں۔

لنڈن ۲۸ ستمبر۔ مڈغاسکر میں وشی حکومت نے جن لوگوں کو سیاسی وجوہ کی بناء پر گرفتار یا نظربند کر رکھا تھا۔ برطانی کمانڈر نے ان سب کو آزاد کر دیا ہے۔ جنگی قیدیوں کو بھی آزاد کر دیا گیا ہے اور انہیں دشمن کے خلاف لڑنے کے لئے ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچانے کا اعلان کیا گیا ہے۔

ماسکو ۲۸ ستمبر۔ سٹالن گراڈ کی بستیوں میں ابھی زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ جرمن یہاں اور کمک لے آئے ہیں۔ دو ڈویژن لڑائی میں جھونک رہے ہیں۔ وہ شہر کی [illegible] سے ہو کر والگا تک پہنچنا چاہتے ہیں۔ کئی جگہ [illegible] دباؤ ڈال رہے ہیں۔ اگرچہ اہم جگہوں پر رُوسی [illegible] سے ڈٹے ہوئے ہیں۔ کاکیشیا میں جرمنوں نے [illegible] کی طرف بڑھنا شروع کر دیا ہے۔

دہلی ۲۸ ستمبر۔ آج کونسل آف سٹیٹ [illegible] فنانس سکرٹری نے بتایا۔ کہ اسوقت جنگی [illegible] سلسلہ میں ڈیڑھ کروڑ روپیہ روزانہ خرچ [illegible] یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس میں ہندوستان [illegible] کیا حصہ ہوگا۔ اور یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ [illegible] سپاہیوں پر کیا خرچ ہو رہا ہے۔ [illegible] پر عائد شدہ پابندیاں دُور کرنے کے بارہ میں ایک ریزولیوشن پر بھی بحث ہوئی جو ابھی جاری تھی کہ اجلاس کل پر ملتوی ہو گیا۔ ہندوستان سے مال لیجانے اور یہاں لانے کے لئے یونائیٹڈ کنگڈم کمرشل کارپوریشن

[illegible] دیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی